عرب جمہوریہ مصر | ۹ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ
وزارت اوقاف | ۸ جولائی ۲۰۲۲ء

خطبہ حجۃ الوداع میں نبوی پیغامات

خطبہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلے وہ آپ کے معجزہ "جوامع الکلم" کا ایک حصہ تھے، جس میں آپ ﷺ نے مختصر مگر فصیح وبلیغ الفاظ میں سبھی ایمانی اور انسانی عظیم اقدار کو بیان فرمادیا تھا، اور دنیا کو ایسا بلند طریقہ بتادیا تھا جو پوری انسانیت کے لیے سعادت کا باعث تھا۔

اس خطبے میں جو آپ کا سب سے پہلا پیغام تھا وہ یہ تھا کہ دوسروں کے جان ومال اور عزت وآبرو کی حرمت کا پاس رکھا جائے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: تمھارے اوپر (دوسروں کا) خون، ان کا مال اور ان کی عزت وآبرو کی (بے حرمتی) ایسے ہی حرام ہے جیسے اس شہر میں، اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔ لہذا ہر جان ومال کی حفاظت لازمی ہے اور ہر ایک کی عزت وآبرو کا پاس رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِي حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ" "اور کسی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کردیا ہے ہرگز ناحق قتل نہ کرنا" [بنی اسرائیل: ۳۳] اللہ تعالی نے ایک بے گناہ کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل فرمایا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: "مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي ٱلْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ ٱلنَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَآ أَحْيَا ٱلنَّاسَ جَمِيعًا" "جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کرڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کردیا اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کردیا" [مائدہ: ۳۲] اسی طرح سے نبی ﷺ نے خون کی حرمت پر بھی تاکید فرمائی ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: مومن کی اس کے دین میں ہر (گناہ) کی بھرپائی ہو سکتی ہے، جب تک اس کا ہاتھ کسی بے گناہ خون سے نہ رنگے۔

خاص وعام ہر طرح کے مال کی حرمت کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:"يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَٰطِلِ""اے ایمان والو اپنے آپس کے مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ!"[نساء:۲۹] اسی مفہوم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: قیامت کے روز ان لوگوں کو آگ میں ڈالا جائے گا جو ناحق اللہ کے مال کو ہڑپتے ہیں۔

عزت وآبرو کی بے حرمتی کے بارے میں چاہے وہ قول وفعل کے ذریعہ ہو یا پھر خط وکتابت کے ذریعہ یا پھر کسی بھی ذریعہ سے ہو، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:"وَلَا تَقۡرَبُواْ ٱلزِّنَىٰٓۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةٗ وَسَآءَ سَبِيلٗا""خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔"[بنی اسراءیل:۳۲] ارشاد باری تعالی ہے:"وَٱلَّذِينَ يُؤۡذُونَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ بِغَيۡرِ مَا ٱكۡتَسَبُواْ فَقَدِ ٱحۡتَمَلُواْ بُهۡتَٰنٗا وَإِثۡمٗا مُّبِينٗا""اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ (بڑے ہی) بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔"[احزاب:۵۸] اسی طرح سے پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کو نبی ﷺ نے گناہ کبیرہ قرار دیا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: بھولی بھالی پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا گناہ کبیرہ ہے۔

خطبۂ حجۃ الوداع سے ملنے والے اسباق میں سے ایک بہت ہی اہم سبق یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان مساوات اور برابری قائم کی جائے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! تمھارا رب ایک ہے، تم سب ایک باپ کے بیٹے ہو، تو سن لو! نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر، نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر، نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ ہی کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے، ہاں اگر فضیلت حاصل ہے تو وہ تقوی کے ذریعہ حاصل ہے، لہذا جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے وہی اللہ کے سب سے زیادہ نزدیک بھی ہے! اسی لیے قومیت اور رنگ ونسل کے اختلاف کے باوجود لوگ حقوق وواجبات میں برابر ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے:"يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ""اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا"[نساء:۱] ارشاد نبوی ﷺ ہے: تم سب (حضرت) آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے تھے۔ مساوات کا قانون شرعی قانون اور انسانی اہمیت کا پتہ ہے جس سے معاشرے میں توازن اور امن چین کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے نبی

کریم ﷺ کا یہ عمل ہی کافی ہے کہ ایک مرتبہ کسی یہودی کا جنازہ آپ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، کسی نے کہا: یہ یہودی تھا! اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ انسان نہیں تھا!؟

شریعت مطہرہ نے ہر طرح کے اندھے تعصب سے منع فرمایا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالی نے تم سے ہر طرح کے جاہلیت کے تعصب اور اپنے آبا پر فخر و تکبر کو دور فرمادیا ہے (یعنی حرام کر دیا ہے) (وہ صرف یہ دیکھے گا کہ) یہ متقی مومن ہے، یا پھر گناہگار؟ جتنے بھی انسان ہیں سب آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔

برادرانِ اسلام!

انھیں اہم اسباق میں سے ایک سبق عورت کی قدر و منزلت کو اجاگر کرنا بھی تھا، اس کے حقوق اور اس کی عزت و حرمت پر تاکید بھی فرمانی تھی۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے اپنے اس خطبے کے دوران ارشاد فرمایا: عورتوں کے ساتھ خیر کا معاملہ فرماؤ! اور لفظ "خیر" ہر بھلائی کو جامع ہے جو کہ اس بات کی طرف رہنمائی فرمارہا ہے کہ آدمی کو عورت کے ساتھ معاملات کرنے میں اخلاق حسنہ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ"" اور ان کے ساتھ بھلائی کے ساتھ معاملہ کرو!" [نساء:١٩] ارشاد باری تعالی ہے: "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ"" اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ" [بقرۃ:٢٢٨] ارشاد نبوی ﷺ ہے: (حقوق میں) عورتیں مردوں کی طرح ہیں۔

اور انھیں سب چیزوں کے ساتھ ساتھ اس خطبے میں اس بات کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ شریعت الہی پر سختی کے ساتھ کاربند ہوا جائے، ہر وارث کو اس کا پورا پورا حق دے دیا جائے، اور یہ کہ وارث کے لیے موت کے وقت وصیت نہیں کی جائے گی، جیسا کہ نبوی فرمان ہے: اللہ تعالی نے ہر صاحبِ حق کو اس کا حق دے دیا ہے اس لیے کسی بھی وارث کے لیے کسی بھی طرح کی کوئی وصیت نہیں کی جائے گی۔

امن وسکون کے قیام کے لیے پوری انسانیت پر لازم ہے کہ وہ اس خطبے سے ملنے والے اسباق کو اپنا منہج حیات بنا لے اور اس میں موجود عظیم الشان انسانی اصول وقوانین کو ہر ایک اپنا چراغِ راہ کر لے تاکہ اس کی روشنی میں سعادتِ جاویدانی کی طرف قدم بڑھا سکے۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!